

- ✦ نکاح متعہ قرآن و سنت کی روشنی میں
- ✦ نکاح متعہ کیا ہے؟
- ✦ کیا پیغمبر اسلامؐ نے نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی ہے؟
- ✦ نکاح متعہ کے بارے میں چند واضح احادیث
- ✦ علمائے اہلسنت کے معذرت خواہانہ بیانات
- ✦ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور نکاح متعہ
- ✦ نکاح متعہ کے بار بار حلال اور حرام ہونے کی سرگزشت
- ✦ علمائے اہلسنت کی زبانی
- ✦ نکاح متعہ کے جائز و حلال ہونے کا اعلان بار بار
- ✦ کیوں ہوا؟
- ✦ کیا نکاح متعہ کئی بار حرام بھی ہوا؟
- ✦ نکاح متعہ بعد از زمانہ پیغمبرؐ
- ✦ نکاح متعہ کے بارے میں علمائے اہلسنت کے تائیدی بیانات

کا مظاہرہ نہ ہونے دو بلکہ تمام فرق اسلامیہ کے اس متفقہ عقیدہ کو کہ ”قرآن مجید وحیِ سماوی اور کتابِ زمانی منزل من اللہ رسول کا اعجاز ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور نہ اس میں ذرہ برابر باطل کا شائبہ ہے اور اس پر ایمان و اعتقاد و کامل تمام مسلمانوں کے اسلام کا جزو اعظم ہے اسے متفقہ صورت پر باقی رہنے دو۔ (۲۳)

(۲۳) ملخص از تحریف قرآن کی حقیقت ص ۸۷ شائع کردہ مصباح القرآن ٹرسٹ

لاہور

نکاح متعہ قرآن وحدیث کی روشنی میں:

شیعوں اور اہلسنت کے درمیان نکاح متعہ متنازعہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔ شیعوں کا شروع ہی سے یہ دونوں اور اصولی موقف رہا ہے کہ نکاح متعہ کا حکم خدا نے قرآن میں نازل کیا۔

پیغمبر اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو یہ نکاح کرنے کی اجازت دی جس پر بخاری شریف وغیرہ کتب اہلسنت گواہ ہیں حتیٰ کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی یہ نکاح ہوتا رہا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اس کی ممانعت کر دی۔ ہم آج بھی بڑے ادب سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس ہستی نے ہمیں اسلام کے احکام بتلائے ہیں۔ اگر ان کے فرامین میں نکاح متعہ کا ثبوت موجود ہے تو پھر برادران اہلسنت کو خواہ مخواہ اسے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے اور ضد چھوڑ دینی چاہیے اور اگر شیعہ یہ ثبوت نہ پیش کر سکیں تو پھر انہیں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اب ہم ذیل میں کتب اہلسنت سے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

نکاح متعہ کیا ہے؟

اہلسنت عالم مولانا وحید الزمان لکھتے ہیں:

متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک معیار معین تک نکاح کرے جیسے ایک

دن دو دن ایک ہفتہ ایک ماہ ایک سال تین سال کے لیے۔ (۱)

صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی میں نکاح متعہ کی وضاحت اس طرح آئی ہے۔

(۱) سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۶۷ شائع کردہ مہتاب کمپنی اردو بازار لاہور

علمائے اہلسنت کا متفقہ فیصلہ کہ متعہ کرنیوالے پر حد

جاری نہیں ہوتی

نکاح متعہ شیعہ کتب کی روشنی میں

نکاح متعہ میں افراط کی ممانعت

بازاری قسم کی عورتوں سے نکاح متعہ کی سخت ممانعت

دائم نکاح کی طرح نکاح متعہ میں بھی عدت ہوتی ہے

نکاح متعہ کے بارے میں ایک بہت بڑی غلط فہمی اور

اس کا ازالہ

طرح جو بھی مدت ہو۔ اب ہم اہلسنت کی کتب احادیث پر نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا پیغمبر اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو وقتی نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ سب سے پہلے صحیح مسلم کی حدیث ملاحظہ ہو:

عن عبد الله يقول كنا نفر و مع رسول الله ﷺ
ليس لنا نساء فقلنا الانستخصي فنهانا عن ذالك ثم
رخص لنا ان تنكح المرأة بالنوب الى اجل
عبد الله رضي الله عنه کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول ﷺ
کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خفی
ہو جائیں۔ آپؐ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ
ایک کپڑے کے بدلے ایک معینہ مدت تک عورت سے نکاح
کریں۔ (۴)

تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث بخاری شریف میں بھی موجود ہیں۔
بخاری میں حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فرخص لنا بعد ذالك ان نتزوج المرأة بالنوب ثم قرا
فرمایا تھوڑے یا کم دن کے لیے جس پر عورت راضی ہو جائے نکاح
کر لو۔ (۵)

(۴) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۲، ص ۱۲ تا ۱۳ طبع لاہور

(۵) بخاری ج ۲، ص ۷۷ شائع کردہ محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل مقابل مولوی مسافر

خانہ کراچی

نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک معین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور اس
مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے۔ (۲)
علامہ عبدالرحمن الجزیری لکھتے ہیں:

رہا نکاح متعہ کی حقیقت سو وہ یہ ہے کہ عقد ازدواج میں یہ قید
لگائی جائے کہ یہ عقد ایک خاص وقت تک کے لیے ہوگا۔ مثلاً مرد یہ
کہے کہ تو ایک ماہ کے لیے اپنے آپ کو میری زوجیت میں دے
دے یا میں تیرے ساتھ ایک سال کے لیے نکاح کرتا ہوں وغیرہ
(یہ متعہ ہے) خواہ یہ معاملہ گواہوں کی موجودگی میں ہو اور ولی کی
شمولیت میں ہو یا اس کے بغیر۔ (۳)

واضح رہے کہ بعض علماء اہل سنت نے نکاح متعہ کی تعریف کرنے کے بعد لکھا
ہے کہ یہ نکاح ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔ بعد میں اس کی ممانعت کر دی گئی لیکن یہ
ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ خود علمائے اہلسنت تسلیم کرتے ہیں کہ نکاح متعہ فتح مکہ کے دن
بھی جائز تھا جیسا کہ آئندہ سطور میں تفصیل آ رہی ہے۔

کیا پیغمبرؐ نے نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی ہے؟

گذشتہ سطور میں اس بات کی وضاحت ہو گئی کہ نکاح متعہ اس نکاح کو کہتے ہیں
جس میں وقت کی قید لگا دی جائے۔ مثلاً ایک دن ایک سال یا پانچ سال یا اسی

(۲) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۲، ص ۱۳ ترجمہ مولانا وحید الزمان خان از نعمانی

کتب خانہ لاہور

(۳) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۲، ص ۱۶۷ مطبوعہ لاہور

بخاری کا یہ ترجمہ چار مولانا صاحبان کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے۔

اب بخاری کی ایک اور شرح کی طرف رجوع کرتے ہیں جو مولانا وحید الزمان حیدر آبادی نے کی ہے وہ حدیث کے آخری فقرہ

فرض لنا بعد ذالک ان نتزوج المرأة بالنوب
کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں: (پھر اسی سفر) آپ نے ہم کو
یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دیکر بھی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں یعنی
متعہ۔ (۶)

مولانا وحید الزمان کے اس ترجمہ سے بات صاف معلوم ہوگئی کہ نبی پاکؐ نے
صحابہ کرامؓ کو نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی۔ اس حدیث کی شرح میں حاشیہ پر مولانا
وحید الزمان کا عجیب و غریب اعتراف ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں اس حدیث سے بھی متعہ کی حلت سفر میں عین
ضرورت کی حالت میں نکلتی ہے۔ نہ بے ضرورت حالت حضر
میں۔ (۷)

ہم کہتے ہیں چلو حالت سفر میں ہی سہی۔ مولانا نے نکاح متعہ کا جائز ہونا تسلیم تو
کر لیا اور دوسری بات یہ کہ شیعہ بے چارے بھی تو یہی کہتے ہیں:

نکاح متعہ ضرورت کے وقت جائز ہیں۔ اگر کوئی شخص پاک
دامن رہ سکتا ہے تو درست اور اگر حرام کاری میں پڑنے کا ڈر ہو تو

(۶) تیسرا الباری شرح بخاری ج ۶، ص ۱۱۱ مطبوعہ کراچی

(۷) تیسرا الباری شرح بخاری ج ۶، ص ۱۱۱ مطبوعہ کراچی

شریعت نے یہ راستہ بھی بتایا ہے۔

نکاح متعہ کے بارے میں چند مزید واضح احادیث:

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ اور حضرت سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم پر رسول اللہ ﷺ کا
منادی نکلا اور اس نے پکار کر کہا کہ

ان رسول الله ﷺ قد اذن لكم ان تستمتعوا یعنی
متعۃ النساء

رسول اللہ نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۸)
صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث جو حضرت سلمہؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

ان رسول الله ﷺ اتانا فاذن في المتعة
سلمہؓ اور جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے
اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔ (۹)

بخاری شریف کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

انه قد اذن لكم ان تستمتعوا فاستمتعوا

تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تو تم متعہ کر لو۔ (۱۰)

اوپر والی صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ ”ان تستمتعوا“ اور بخاری شریف کی

(۹۸) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴، ص ۱۶۱۵ ترجمہ مولانا وحید الزمان حیدر

آبادی مطبوعہ لاہور

(۱۰) تیسرا الباری شرح بخاری ج ۷، ص ۴۵ شائع کردہ تاج کمپنی

علمائے اہلسنت کے معذرت خواہانہ بیانات:

ایک طرف تو علمائے اہلسنت نکاح متعہ کے بارے میں شیعوں کو خوب بدنام کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ ایسے بیانات نقل کرتے ہیں جن سے ان کے موقف کی کمزوری عیاں نظر آتی ہے اور پڑھنے والا سمجھ جاتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ چند علماء کے بیانات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ عبدالرحمن الجزیری لکھتے ہیں:

نکاح متعہ یا وقتی نکاح ان وقتی احکام کے مطابق ہیں جو حالت جنگ میں مصلحتاً دیئے جاتے ہیں کیونکہ لشکر نو جوان اشخاص پر مشتمل تھا اور ان میں اتنی استطاعت نہ تھی کہ مستقل طور پر شادی کر لیتے۔ (۱۳)

دوسری جگہ یہی مولانا لکھتے ہیں:

علماء اس پر متفق ہیں کہ نبی ﷺ نے ابتدائے اسلام میں ناگزیر حالات کے تحت اس کی اجازت دی تھی۔ (۱۴)

حاشیہ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی پر لکھا ہے:

قاضی عیاضؒ نے کہا کہ ایک جماعت نے حدیث جواز متعہ کو صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلمؒ نے اس میں

(۱۳) الفقہ علی المذاہب الاربعین ج ۴ ص ۱۶۸

(۱۴) الفقہ علی المذاہب الاربعین ج ۵ ص ۲۵۱ مطبوعہ لاہور

حدیث کے الفاظ ان تستمتعوا فاستمتعوا یعنی تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے، تم متعہ کرلو۔ ذہن میں رہیں اور اب قرآن کی جس آیت سے شیعہ متعہ کا جواز ثابت کرتے ہیں۔ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن

(نساء آیت ۲۴)

ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو انہیں جو مہر معین کیا ہو

دے دو۔ (ترجمہ شیعہ مفسر سید فرمان علی)

پس معلوم ہوا کہ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہی نبی پاکؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تمہیں نکاح متعہ کی اجازت ہے جو تم میں سے کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں بلکہ اہلسنت مفسرین اور محدثین نے تو حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں کہ بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس آیت کو قرآن میں یوں پڑھا ہے۔

یہ الفاظ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

فمستمتعتم به منهن الی اجل مسمى

جس سے صراحۃً حالت ثابت ہوتی ہے۔ (۱۱)

شیعہ علامہ آیت اللہ محمد حسین کا شاف الغطاء لکھتے ہیں:

غالباً رسول پاکؐ کے ان جلیل القدر صحابی کا مقصود یہ ہوگا کہ پروردگار عالم نے اس کی تفسیر یوں نازل فرمائی ہے۔ (۱۲)

(۱۱) تیسر الباری شرح بخاری ج ۶ ص ۱۱۱

(۱۲) اصل و اصول شیعہ ص ۱۰۶ مطبوعہ لاہور

تک نہ آیا تھا پھر جب حکم نہی آ گیا تو آپؐ نے اس کی قطعی ممانعت فرمادی لیکن یہ حکم تمام لوگوں تک نہ پہنچ سکا اور اس کے بعد بھی کچھ لوگ ناواقفیت کی بنا پر متعہ کرتے رہے۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں اس حکم کی اشاعت کی اور پوری قوت کے ساتھ اس رواج کو بند کیا۔ (۱۶)

سید ابوالاعلیٰ مودودی کا کمزور عذر اور اس کا جواب:

ہم سید ابوالاعلیٰ مودودی جیسے باخبر محقق کے جواب میں یہی عرض کریں گے کہ جب اعلان رسالت کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی زندگی میں ہی قرآن نے دو ٹوک اعلان کر دیا تھا کہ

لا تقربوا الذنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ سَاءَ سَبِيْلًا

(بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۲)

زنا کے پاس بھی مت پھٹو بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی (کی بات)

ہے اور بُری راہ ہے (ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)

قرآن کے اس واضح حکم کے بعد ہماری سمجھ میں تو یہی بات آتی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے جاہلانہ نکاح کے وہ تمام طریقے ختم کر دیئے جن میں زنا کا شائبہ بھی موجود تھا کیونکہ زنا کو بعض روایات کے مطابق شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں نکاح کے جو طریقے رائج تھے اس کے متعلق بخاری شریف میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس کے شروع میں

سے ذکر کیا ہے ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور سلمہ بن کوخ اور سہرہ بن معبد جہنی کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اس کا جواز سفر میں مذکورہ ہے نہ کہ حضرت میں اور بوقت ضرورت نہ کہ بلا ضرورت اور ظاہر ہے عرب کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے۔ (۱۵)

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

اصل معاملہ یہ ہے کہ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں نکاح کے جو طریقے رائج تھے ان میں سے ایک ”نکاح متعہ“ بھی تھا یعنی یہ کہ کسی عورت کو کچھ معاوضہ دے کر ایک خاص مدت کے لیے یہ کہ کسی عورت کو کچھ معاوضہ دے کر ایک خاص مدت کے لیے اس سے نکاح کر لیا جائے نبی ﷺ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کسی چیز کی نہی کا حکم نہ مل جاتا تھا آپ پہلے کے رائج شدہ طریقوں کو منسوخ نہ فرماتے تھے بلکہ یا تو ان کے روا پر سکوت فرماتے یا بوقت ضرورت ان کی اجازت بھی دے دیتے۔ چنانچہ یہی صورت متعہ کے بارے میں بھی پیش آئی۔ ابتداً آپ نے اس کے رواج پر سکوت فرمایا اور بعد میں کسی جنگ یا سفر کے موقع پر اگر لوگوں نے اپنی شہوانی ضرورت کی شدت ظاہر کی تو آپؐ نے اس کی اجازت بھی دے دی کیونکہ حکم نہی اس وقت

ام المؤمنین بیان فرماتی ہیں کہ

أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةٍ

(بخاری کتاب النکاح)

زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ چار طریقہ سے نکاح کرتے تھے

جن کا خلاصہ اس حدیث کے مطابق یہ ہے کہ

(1) ایک تو اس طرح جیسے آج کل لوگ نکاح کرتے ہیں۔

(2) مرد خود اپنی بیوی کو اجازت دیتا ہے کہ فلاں شخص کو (جو کہ بہت سی خوبیوں کا مالک ہوتا) اپنے ہاں بلا کر اس سے خلوت میں ملاقات کرتا کہ اگر اس سے بچہ پیدا ہو تو مذکورہ شخص والی خوبیوں کا مالک ہو اسے نکاح استبضاح کہتے۔

(3) تیسرا کئی مرد مل کر کسی عورت کو کئی روز تک اپنے پاس رکھتے بچہ پیدا ہونے کی صورت میں وہ عورت جس سے اسے منسوب کرتی اسے قبول کرنا پڑتا۔

(4) جاہلیت کا چوتھا نکاح یہ تھا کہ مختلف مرد کسی فاحشہ عورت کے گھر آمد و رفت رکھتے اولاد پیدا ہونے پر ان سب مردوں کے سامنے قیافہ شناس کو بلایا جاتا اور وہ قیافہ شناس بتاتا کہ یہ بچہ ان میں سے فلاں شخص کا ہے ام المؤمنین کی روایت کردہ اس حدیث کے آخر الفاظ اس طرح ہیں کہ

فلما بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق هدم

نكاح الجاهلية كله الا النكاح الناس

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا

تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح موقوف کر دیئے (یعنی ختم

کر دیئے) ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج رواج ہے۔

(تیسرا الباری شرح بخاری کتاب النکاح جلد نمبر ۷ ص ۵۵۵ و ۵۵۶ طبع کراچی)

اسلام اور پیغمبر اسلام نے نکاح کا جو طریقہ باقی رکھا لوہڈیو سے تمتع جس کا آج

بھی عرب میں رواج ہے۔ نکاح تمتع جس کی ہجرت کے بعد مدنی زندگی میں بھی

اجازت باقی رہی اور دائمی نکاح کا طریقہ برقرار رکھا باقی رہا مولانا ابوالاعلیٰ

مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ نکاح تمتع پر پابندی کا حکم تمام لوگوں تک پہنچ نہ سکا تو ہم

کہتے ہیں کہ

کاش مولانا مودودی جیسا مفکر یہ لکھ دیتا کہ نکاح تمتع کی

ممانعت کب ہوئی؟ یہ نبی کا حکم کب آیا؟ اتنا اہم حکم قرآن کی کسی

آیت میں مذکور ہے؟ کیا اتنا اہم حکم صرف زبانی پیغمبر تک پہنچا دیا

گیا؟ اس کے لیے کسی آیت کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ مولانا

مودودی کا یہ لکھنا کہ یہ حکم تمام لوگوں تک نہ پہنچ سکا اور اس کے

بعد بھی کچھ لوگ ناواقفیت کی بنا پر تمتع کرتے رہے ظاہر کرتا ہے کہ

یہ حکم قرآن میں نہیں آیا اگر آیا ہوتا تو تمام لوگوں تک پہنچ جاتا۔ اس

بات پر جتنا غور کرتے جائیں مولانا کا موقف کمزور ہوتا چلا جاتا

ہے۔ گویا پیغمبر اکرم کا اپنا زمانہ گزر گیا۔ حضرت ابو بکر کا زمانہ

خلافت گزر گیا، لوگ نکاح تمتع کرتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے آ کر

پوری قوت کے ساتھ اس کو بند کیا۔ کیا خدا رسولؐ کے حکم میں قوت

موجود نہیں تھی کہ صحابہ کرامؓ اسے تسلیم کر لیتے؟ حضرت عمرؓ کو قوت

کیساتھ اسے کیوں بند کرنا پڑا؟ مولانا مودودی کا یہ آخری فقرہ

یعنی حضرت عمرؓ نے پوری قوت کے ساتھ اس رواج کو بند کیا، سب

الامت، یعنی ”امت کے فاضل“ ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

اہل علم کے وہ اقوال میرے سامنے موجود ہیں جن میں ان کے رجوع کا دعویٰ کیا گیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ دعویٰ مختلف فیہ ہے۔ اس باب میں جو روایات نقل کی گئی ہیں ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابن عباسؓ نے اپنی رائے کی غلطی مان لی تھی بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ صرف مصلحتاً اس کے حق میں فتویٰ دینے سے پرہیز کرنے لگے تھے۔

فتح الباری میں علامہ ابن حجر ابن بطل کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ روی اهل مكة و اليمن عن ابن عباس اباحة المتعة و روی عنه الرجوع باسناد ضعيفة و اجازة المتعة عنه اهل مكة و يمن نے ابن عباسؓ سے متعہ کی اباحت نقل کی ہے۔ اگرچہ اس قول سے ان کے رجوع کی روایات بھی آئی ہیں مگر ان کی سندیں ضعیف ہیں اور زیادہ صحیح روایات یہ ہیں کہ وہ اس کو جائز رکھتے تھے۔ آگے چل کر خود ابن حجر تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا رجوع مختلف فیہ ہے۔ (ج ۹ ص ۱۳۸) (۱۸)

حضرت ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ کا مکالمہ:

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۶۸ھ میں فوت ہوئے۔ آخری عمر میں بینائی جاتی

سے حیران کن ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

بعض علمائے اہلسنت نے سورہ مومنوں کی آیت نمبر ۶ قرآن کی آیت الاعلیٰ ازوجہم او ما ملکت ایمانہم سے متعہ کی حرمت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ ان کی نادانی ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور نکاح متعہ کا جائز ہونا مدینہ میں ثابت ہے اس لیے بعض باخبر علمائے اہلسنت نے خود ایسے لوگوں کو جواب دے دیا۔ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں:

جن لوگوں نے الا علیٰ ازواجہم سے متعہ کی حرمت نکالی ہے ان سے غلطی ہوئی ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور متعہ اس کے بعد باتفاق حلال ہوا تھا۔ (۱۷)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور نکاح متعہ:

جن صحابہ کرام کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ نکاح متعہ کے جائز ہونے کا فتویٰ دیتے تھے ان میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ زیادہ مشہور ہیں۔ بعض علمائے اہلسنت نے ان کے بارے میں ایک عجیب و غریب بات لکھی ہے کہ عبداللہ ابن عباسؓ کو نکاح متعہ کی منسوخی والی روایت نہیں پہنچی تھی۔ جب پہنچ گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا، کتنی مضحکہ خیز ہے یہ بات کہ جو صحابی ساری زندگی مدینہ میں رہا ہو اس تک یہ حدیث پہنچ ہی نہ سکی؟ اگر تو حضرت ابن عباسؓ مدینہ سے دور دراز کہیں چلے جاتے پھر تو ایسی بات کہی جاسکتی تھی۔ ان کا تو لقب ہی ”صہر

درست ہو پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا۔ پھر جنگ اوطاس میں درست ہوا پھر تبوک میں درست ہوا پھر حجة الوداع میں حرام ہوا اس بار بار کی حرمت اور حلت سے لوگوں کو شبہ باقی رہا۔ بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور حضرت عمرؓ کے اوائل خلافت میں یہی حلال رہا بعد اس کے حضرت عمرؓ نے اس کی حرمت برسر منبر بیان کی۔ جب سے لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا مگر بعض صحابہ اس کے جواز کے قائل رہے جیسے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابوبکر اور عبد اللہ بن عباسؓ اور عمرو بن حویرس اور سلمہ بن الاکوع اور جماعت تابعین میں سے بھی جواز کی قائل ہوئی ہے۔ (۲۰)

نکاح متعہ کے جائز و حلال ہونے کا اعلان بار بار کیوں ہوا؟

بات آگے بڑھانے سے قبل ہم نے اپنا موقف بیان کر دیں کہ نکاح متعہ آنحضرتؐ کی زندگی میں جائز و حلال تھا اور نبی کریمؐ کی زندگی کے بعد بھی حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی سالوں تک جائز ہی رہا جیسا کہ آئندہ احادیث کی روشنی میں وضاحت کی جائے گی۔ رہا یہ سوال کہ نکاح متعہ کے حلال ہونے کے بارے میں آنحضرتؐ کو بار بار کیوں اعلان کرنا پڑا؟ جواباً عرض ہے کہ چونکہ ایک طرف تو نت نئے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور دوسری طرف آنحضرتؐ کو آئے روز کوئی سفر یا جہاد درپیش رہتا تھا جس میں کئی نو مسلم شامل ہوتے تھے۔ ہر سفر میں

(۲۰) موطاء امام مالک ترجمہ مولانا وحید الزمان خان ص ۳۹۰ شائع کردہ اسلامی

اکادمی اردو بازار لاہور

رہی تھی۔ ایک دفعہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک محفل میں طنزاً ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ کچھ لوگ بصارت کے ساتھ بصیرت کے بھی اندھے ہو گئے ہیں اور متعہ کو جائز کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ فوراً بول اٹھے اور فرمایا کہ میں نے پرہیزگاروں کے امام رسول ﷺ کو خود دیکھا ہے کہ انہوں نے خود نکاح متعہ کی اجازت دی۔ (۱۹)

ہم اپنے محترم قارئین کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نبی کریمؐ کی وفات کے تقریباً ستاون سال بعد تک زندہ رہے۔ آخری عمر کا واقعہ اوپر ابھی درج ہوا ہے جو انہوں نے حضرت ابن زبیرؓ کے جواب میں فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ تو عمر کے آخری حصے تک نکاح متعہ کے جواز کا ہی فتویٰ دیتے رہے اس لیے یہ دعویٰ کتنا مضحکہ خیز ہے کہ انہوں نے نکاح متعہ کے بارے میں اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

نکاح متعہ کے بار بار حلال اور حرام ہونے کی سرگزشت علمائے اہلسنت کی زبانی:

علمائے اہلسنت نکاح متعہ کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں بڑی عجیب بات لکھتے ہیں جس کا خلاصہ مولانا وحید الزمان نے لکھا ہے یہ مولانا پہلے تو لکھتے ہیں کہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک نکاح متعہ ناجائز ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ اوائل اسلام میں متعہ درست تھا پھر خیر کے روز حرام ہوا۔ پھر عمرہ قضاء میں

(۱۹) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴ ص ۱۶۸ مطبوعہ لاہور صحیح مسلم مع مختصر شرح

نودی ج ۴ ص ۲۰

(2) اس امت کو قیامت تک رہنا ہے۔ لوگوں کو بسلسلہ روزگار اور بسلسلہ تعلیم تو کئی کئی سال گھروں سے دور رہنا پڑتا ہے۔ کیا یہ بات حیران کن نہیں کہ چند روزہ سفر میں آنحضرتؐ خود ساتھ ہوں تو تقریباً ہر دفعہ اجازت دیں کہ عارضی طور پر نکاح کر لو۔ بعد میں قیامت تک ایسی ضرورت کے وقت امت کیا کرے؟

(3) تیسرا ہم سوال کہ کیا پیغمبر اکرمؐ بار بار اپنی طرف سے نکاح متعہ کو حلال اور حرام قرار دیتے رہے۔ قرآن میں سورہ نساء کی آیت نمبر ۲۴ ”فستمتعتم به منهن فاتون اجورھن“ کہ جن عورتوں سے تم نکاح متعہ کرو انہیں ان کے حق مہر ادا کرو۔ میں نکاح متعہ کے جائز ہونے کا بیان ہے لیکن نکاح متعہ کے ناجائز و حرام ہونے پر قرآن خاموش کیوں ہے؟ بعض علمائے اہلسنت سورہ مومنون کی آیت نمبر ۶ پیش کرتے ہیں لیکن اس کا جواب خود علمائے اہلسنت نے دیا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور نکاح متعہ مدینہ میں بھی جائز رہا۔ اس سلسلہ میں مولانا وحید الزمان کا بیان پیچھے گزر چکا ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ نکاح متعہ نہ صرف زمانہ پیغمبرؐ میں حلال رہا بلکہ بعد میں بھی جائز رہا جیسا کہ ذیل میں ہم بیان کرتے ہیں:

نکاح متعہ بعد از زمانہ پیغمبرؐ:

نکاح متعہ کب تک جائز و حلال رہا۔ جلیل القدر صحابی حضرت جابرؓ کی روایت ملاحظہ فرمائیں:

نئے مسلمانوں کے پوچھنے پر کہ وہ اپنی اس جائز فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کچھ کر سکتے ہیں یا پھر اپنے اعضائے شہوت کو منقطع کرادیں۔

جیسا کہ بخاری کی روایت ہے۔ (۲۱) اس پر شاہد ہے کہ رسول اللہؐ کو کئی مرتبہ بنا ناپڑا کہ ایسی صورت میں نکاح متعہ جائز حلال ہے۔ اگر کوئی شخص گھر دور ہونے کی بنا پر ضرورت محسوس کرتا ہے تو وہ نکاح متعہ کر سکتا ہے۔ بخاری کے الفاظ ہیں کہ جتنے دن کے لیے عورتیں راضی ہو جائیں ان سے نکاح کر لو۔ (۲۲) جس نکاح میں یہ یقین کر لیا جائے کہ یہ اتنے وقت کے لئے ہے۔ اس کو نکاح متعہ کہتے ہیں۔

کیا نکاح متعہ بار بار حرام بھی ہو سکتا ہے؟

یہ سوال کتنا مضحکہ خیز ہے کہ آنحضرتؐ جب کبھی خود سفر میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے گئے، صحابہ کرام نے گھر سے دوری کی بنا پر اپنی اس ضرورت کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح متعہ کر لیں اور پھر واپسی پر اعلان فرمایا کہ اب یہ نکاح حرام ہے پھر دوسرے سفر میں بھی بعض صحابہ کرام یہی سوال اٹھائیں تو آپؐ پھر اجازت دیں کہ نکاح متعہ کر لیں اور واپسی پر حرام قرار دے دیں پھر تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا یہاں پر ہر ذی شعور کے ذہن میں فوراً چند سوال آتے ہیں کہ

(1) کیا زمانہ پیغمبرؐ میں صحابہ کرام اپنے ذاتی کاموں مثلاً

کاروبار وغیرہ کے لیے دور دراز کے سفر نہیں کرتے تھے اور انہیں وہاں پر یہ ضرورت پیش نہیں آتی ہوگی۔

(۲۲/۲۱) بخاری ج ۲ ص ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ شائع کردہ محمد سعید ایدہ سنز قرآن محل مقابل مولوی

مسافر خانہ کراچی

رسول ﷺ کے زمانہ میں دونوں متعہ کیے ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔ (۲۵)

یہ حج تمتع یا سنعہ الحج کیا ہے؟ اس پر ہم ذرا بعد میں تبصرہ کریں گے البتہ حضرت عمرؓ کے وہ الفاظ جن میں انہوں نے ان دونوں متعوں پر پابندی لگائی تھی اہلسنت عالم مولانا وحید الزمان کی زبانی سنئے۔ وہ اپنی مشہور زمانہ کتاب لغات الحدیث میں حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

متعنتان کانتا علی عہد رسول اللہ و انا احرمہما
دو متعہ یعنی حج کا متعہ اور نکاح متعہ آنحضرتؐ کے زمانے میں
ہوا کرتے تھے۔ (کیونکہ خود آنحضرتؐ نے ان کو درست کر دیا تھا)
لیکن میں ان کو حرام کرتا ہوں۔

یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے حرام کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی طرف سے ان کو حرام کرتے ہیں کیونکہ حرام و حلال کرنا شارع کا منصب ہے نہ کہ حضرت عمرؓ کا بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں ان کی حرمت بیان کیے دیتا ہوں تاکہ لوگوں کو اشتباہ نہ رہے۔ (۲۶)

ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ عربی عبارت میں حضرت عمرؓ کے الفاظ تو یہ ہیں کہ ”انا احرمہما“ یعنی میں حرام کرتا ہوں ان دونوں (قسم کے متعہ) کو پھر مولانا وحید

(۲۵) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴ ص ۷۷ ترجمہ مولانا وحید الزمان مطبوعہ لاہور

(۲۶) لغات الحدیث ج ۴ کتاب ”م“ ص ۹ طبع کراچی

عن عطاء قال قدم جابر ابن عبد اللہ معتمرا او
جنتنا فی منزله فسالہ القوم عن اشیاء ثم ذکرُوا المتعۃ
فقال نعم استمتعنا علی عہد رسول اللہ ﷺ و ابی
بکر و عمر

عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ عمرؓ کے لیے آئے۔ ہم سب
ان کی منزل میں ملنے کے لیے گئے اور لوگوں نے ان سے بہت
باتیں پوچھیں۔ پھر متعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے
رسول ﷺ کے زمانہ مبارک اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانہ خلافت میں متعہ
کیا ہے۔ (۲۳)

صحیح مسلم کی دوسری حدیث میں ہے کہ ہم بھجوریں وغیرہ بطور حق مہر دے کر کئی
دن کے لیے نکاح متعہ کرتے تھے پیغمبر اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں ”حتیٰ نحی
عنه عمر بنی شان عمر ابن حریث“ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمر بن حریث کے
قصہ میں منع فرمایا۔ (۲۴)

صحیح مسلم ہی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ

ابونضرة نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا
کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں متعوں (یعنی حج تمتع اور
عورتوں کے متعہ) میں اختلاف کیا ہے تو جابرؓ نے کہا کہ ہم نے

(۲۳) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴ ص ۱۶ ترجمہ مولانا وحید الزمان مطبوعہ لاہور

(۲۴) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴ ص ۱۶ ترجمہ مولانا وحید الزمان مطبوعہ لاہور

جاتا ہے پھر حرام کاری کی ضرورت نہ رہتی۔ (۲۸)

نکاح متعہ کے بارے میں اہلسنت کے تائیدی بیانات:

نکاح متعہ کے بارے میں علمائے اہلسنت عجیب کشکش کا شکار ہیں ایک طرف شیعہ کے خلاف غلط پراپیگنڈا کیا جاتا ہے اور سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں بے شمار غلط باتیں ڈالی جاتی ہیں لیکن یہ علماء جب احادیث پر نظر ڈالتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ حقائق کو تسلیم کرتے ہیں بلکہ مولانا وحید الزمان جیسے نامور سکالر یہ لکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ

متعہ کی حرمت زنا کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے اور اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں ایسا مجبور ہو کہ اس کو زنا میں پڑ جانے کا ڈر ہو تو وہ متعہ کر سکتا ہے کیونکہ متعہ اختلافی حرام ہے اور زنا اتفاقی حرام زنا کسی شریعت میں کئی بار درست ہوا۔ (۲۹)

اہلسنت مفسر علامہ شبیر احمد عثمانی کا دبے لفظوں میں اعتراف حقیقت:

اہلسنت کے یہ عالم نکاح متعہ کی بحث میں لکھتے ہیں کہ (متعہ کرنے والی عورت) مرد سے علیحدگی کے بعد فوراً دوسرے مرد سے متعہ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی جب تک ایک دفعہ حیض نہ آجائے اس لیے بالکیہ اسے زنا نہ کہنا چاہیے۔ (۲۹a)

(۲۸) لغات الحدیث ج ۳، ص ۹ کتاب ”م“ طبع کراچی

(۲۹) ملاحظہ ہو تیسرے الباری شرح بخاری ج ۷، ص ۴۴ طبع کراچی

(۲۹a) فتح الملہم ج ۳، ص ۴۴ بحوالہ تہذیب حدیث ص ۳۷۷ از مولانا مناظر احسن

الزمان کی تاویل کچھ وزن نہیں رکھتی البتہ شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ حرام و حلال کرنا یا بتلانا پیغمبر اکرم کی دیوٹی ہے جن کے پاس وحی آتی ہے۔ آنحضرتؐ کے بعد حضرت علیؑ سے حضرت امام مہدیؑ تک تمام آئمہ اسی حلال و حرام پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔ مولانا وحید الزمان اسی کتاب میں دوسری جگہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں:

استمتعنا علی عہد رسول اللہ و عہد ابی بکر و صدرا من خلافة عمر حتی قال فیہا رجل برواۃ ما شاء

(حضرت جابرؓ کہتے ہیں) ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی شروع کی خلافت میں برابر متعہ کرتے رہے یہاں تک ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہا (مراد حضرت عمرؓ ہیں انہوں نے متعہ سے منع کر دیا)۔ (۲۷)

بلکہ یہی مولانا وحید الزمان اسی کتاب میں حضرت علیؑ کا ایک قول نقل کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یوں ہیں:

لو لم ینہ عمر عن المتعۃ ما زنا الا شقی
حضرت علیؑ نے فرمایا اگر حضرت عمرؓ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا وہی کرتا جو بد بخت ہوتا کیونکہ متعہ آسان ہے اور اس سے کام نکل

(۲۷) لغات الحدیث ج ۳، ص ۱۰ کتاب ”م“ طبع کراچی

جائے گی لیکن حد (شرعی سزائے زنا) نافذ نہ ہوگی کیونکہ اس کے جائز ہونے کا جو قول ہے اس سے (اس کا خالص زنا ہونا) مشتبہ ہو گیا۔ (۳۲)

نکاح متعہ شیعہ کتب کی روشنی میں:

نکاح متعہ کے بارے میں اہلسنت کا نظریہ کیا ہے وہ ہم نے گذشتہ صفحات میں ان کی کتب احادیث و فقہ سے مفصل بیان کر دیا ہے اس سلسلے میں شیعہ نقطہ نظر کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ کو حلال کیا اور کبھی بھی اس کو حرام نہیں کیا یہاں تک کہ آپؐ نے انتقال فرمایا۔ (۳۳)

نکاح متعہ کے سلسلے میں شیعہ سنی اختلاف بس اتنا ہی ہے کہ شیعہ اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں لیکن اکثر برادران اہلسنت جو یکطرفہ پراپیگنڈا کا شکار ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شیعوں کے ہاں نکاح متعہ کا کوئی خاص نظام ہے جہاں گئے وہیں نکاح متعہ کر لیا جاتا ہے جب شیعہ کتب احادیث میں نکاح متعہ کے تمام احکام کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو وہاں صورتحال بالکل مختلف نظر آتی ہے جو کہ انتہائی اختصار کے ساتھ ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

نکاح متعہ میں افراط کی ممانعت:

فروع کافی میں ایسی بہت سی احادیث میں جنہیں علامہ سید علی نقی نے اپنی شہرہ

(۳۲) ملاحظہ ہو الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۳ ص ۷۰ تا ۷۱ طبع لاہور

(۳۳) من لا یحضر الفقیہ ج ۳ ص ۲۷۲ مطبوعہ کراچی

سید ابوالاعلیٰ مودودی خود نکاح متعہ کے عدم جواز کے قائل ہونے کے باوجود لکھتے ہیں کہ

سلف کے ایک گروہ کی رائے میں اس کے جواز کی گنجائش اضطراب کی حالت کے لیے تھی لہذا متعہ کے قائلین اگر انہی کی رائے کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کم از کم اس حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔ (۳۰)

ہم کہتے ہیں کہ شیعہ بے چارے بھی تو ضرورت کے وقت ہی اسے مباح سمجھتے ہیں۔

تفصیل آگے آرہی ہے۔

علمائے اہلسنت کا متفقہ فیصلہ کہ نکاح متعہ کرنے والے پر حد جاری نہیں ہوتی:

مولانا وحید الزمان حیدر آبادی حاشیہ موطاء امام مالک پر لکھتے ہیں:

متعہ کرنے والے پر بالا اتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی حضرت عمرؓ نے ڈرانے کے واسطے یہ کہا تاکہ لوگ متعہ سے باز رہیں۔ (۳۱)

مولانا عبد الرحمن الجزیری لکھتے ہیں:

جو شخص نکاح متعہ کرتا ہے (اس کی پاداش میں) اسے سزا دی

(۳۰) رسائل و مسائل ج ۳ ص ۵۳ طبع لاہور

(۳۱) ملاحظہ ہو موطاء امام مالک ص ۳۹۰

تیسری حدیث ملاحظہ فرمائیں:

قال سألت أبا الحسن عليه السلام عن المتعة فقال
هي حلال مباح مطلق لمن يفنه الله بالتزويج
فليستعفف بالمتعة فإن المستغنى عنها بالتزويج فهي
مباح له إذا غاب عنها

سوال کیا گیا متعہ کے متعلق حضرت نے فرمایا وہ حلال و مباح اور
جائز ہے اس شخص کے لیے جسے خداوند عالم نے شادی ہو چکنے کے
باعث مستغنی نہ کر دیا ہو وہ بے شک متعہ کے ذریعے فعل حرام سے اپنی
حفاظت کرے لیکن وہ شخص کہ جس کی شادی ہو چکی ہے اور متعہ کی
اسے ضرورت باقی نہیں رہی تو اس کے لیے متعہ اس وقت جائز ہوگا
جب وہ کہیں سفر میں جائے اور زوجہ ساتھ موجود نہ ہو۔

بازاری عورتوں سے نکاح متعہ کی سخت ممانعت:

دوسری بہت بڑی غلط فہمی برادران اہلسنت کے ذہنوں میں یہ بیٹھی ہوئی ہے کہ
بدکاری کے اڈوں پر بیٹھی ہوئی عورتوں سے بھی نکاح متعہ ہو جاتا ہے حالانکہ اس بات
کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں جس طرح دائمی نکاح پاکدامن عورتوں سے کرنے
کے احکام موجود ہیں اسی طرح نکاح متعہ کے لیے بھی عورت کا پاکدامن ہونا شرط
ہے۔

فروع کافی سے ابوسارہ کی روایت ملاحظہ ہو:

قال سألت أبا عبد الله عنها يعني المتعة فقال لي
حلال ولا تزوج الا عفيفة ان الله جل وعز يقول

آفاق کتاب ”متعہ اور اسلام“ میں درج کیا ہے ملاحظہ ہوں:

قال سألت أبا الحسن موسى عليه السلام عن
المتعة فقال و ما انت و زاك قد اغناك الله عنها قلت
انما اردت ان اعلمها قال هي في كتاب علي عليه
السلام.

(فروع کافی ج ۵ ص ۴۵۲ مطبع تہران ۱۳۹۱ھ ناشر دارالکتب
السلامیہ تہران)

علی بن یقظین کی روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
سے نکاح متعہ کے متعلق سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ تمہیں اس
کی کیا ضرورت ہے تمہارے تو خدا کے فضل سے بیوی موجود ہے
انہوں نے کہا نہیں میں صرف جاننا چاہتا ہوں حضرت علیہ السلام
نے فرمایا:

نکاح متعہ کا جواز کتاب علی علیہ السلام میں موجود ہے۔

اسی طرح امام رضا کی روایت ملاحظہ ہو:

كتب أبو الحسن إلى بعض مواليه لا تلجوا على
المتعة فانما عليكم إقامة السنه فلا تسفلوا بها عن
فرائكم و هراثرکم (فروع کافی ج ۵ ص ۴۵۳)

امام رضا نے اپنے بعض اصحاب کو خط میں تحریر فرمایا کہ نکاح
متعہ میں افراط سے کام نہ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ تار متعہ کی بدولت
اپنے گھروں اور گھر والی بیویوں کو چھوڑ دیجو۔

والذین هم لفرو جهم حافظون

امام جعفر صادق سے پوچھا نکاح متعہ کے متعلق حضرت نے فرمایا جائز ہے لیکن خیال رکھو کہ عورت جس سے عقد کرو پا کد امن ہو خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے باطنی اعضاء کی حفاظت کرتے ہیں۔۔۔

دوسری روایت میں اسے سے بھی زیادہ تفصیل موجود ہے محمد بن فیض کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ایاکم و الکواشف و الدوائی و البغایا و زوات
الازواج قلت و ما الکواشف؟ قال اللواتی یکاشفن و
بیوتھن و یوئتین قلت فالدوائی قال اللواتی یدعون
الی الفسھن و قد عرفن بالفساد قلت فالبغایا؟ قال
معروفات بالزنا قلت فزوات الازواج قال المطلقات
علی غیر السنۃ (فروع کافی ج ۵، ص ۴۵۳)

امام جعفر صادق فرماتے ہیں تمہیں نکاح متعہ میں پرہیز کرنا ہے۔ کواشف سے اور دوائی سے اور بغایا سے اور زوات الازواج سے۔ کواشف وہ عورتیں جو ظاہر بظاہر فعل حرام کا ارتکاب کرتی ہیں اور ان کے مکان عام طور پر معلوم ہیں اور وہاں لوگ جایا کرتے اور دوائی وہ کہ جو خود دعوت دیتی ہیں فساد و خرابی کے ساتھ مشہور و معروف ہیں اور بغایا وہ ہیں جو زنا کاری کے ساتھ مشہور ہیں۔ زوات الازواج وہ ہیں جنہیں طلاق صحیح طریقہ پر نہیں دیا گیا۔

(یعنی غیر سنت طریقہ سے طلاق دی گئی ہو۔)

امام رضا فرماتے ہیں:

اذا كانت مشہور بالزنا و لا یتمتع منها و لا
ینکحها (فروع کافی ج ۵، ص ۴۵۳)
اگر عورت ایسی ہو کہ زنا کاری میں مشہور ہے تو اس سے نہ نکاح
متعہ کیا جائے اور نہ نکاح دائمی۔

اسی طرح شیخ صدوق من لا یحضرہ الفقیہ میں محمد بن فیض سے روایت کرتے ہیں کہ

امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کواشف دوائی بغایا اور زوات
الازواج عورتیں کونسی ہیں جن سے نکاح متعہ کرنا مناسب نہیں
آپ نے فرمایا کواشف وہ عورتیں جو بے حیا و بے شرم ہیں اور ان
کے گھر مشہور ہیں اور ان کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں راوی
نے پوچھا دوائی سے کون سی عورتیں مراد ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ
عورتیں ہیں جو اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیتی ہیں بدکاری میں
مشہور ہیں راوی نے عرض کی بغایا سے کونسی عورتیں مراد ہیں آپ
نے فرمایا جو زنا میں مشہور ہیں راوی نے عرض کیا کہ زوات
الازواج کونسی عورتیں ہیں آپ نے فرمایا جن کی طلاق غیر سنت
طریقہ پر ہوئی ہے۔ (۳۴)

میں بھی نکاح متعہ کی عہدہ کی تفصیل موجود ہے۔
یہ بھی واضح رہے کہ اگر نکاح متعہ کے دوران شوہر فوت ہو جائے تو عورت کی
عدت چار ماہ دس دن ہے۔

نکاح متعہ سے پیدا ہونے والی اولاد اس شخص کی وارث ہوتی ہے:
ایک شخص نے امام رضاؑ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص عورت
سے نکاح متعہ کرے اس شرط پر کہ اولاد کا اس سے مطالبہ نہ کرے
اور پھر اولاد ہو تو کیا حکم ہے حضرت نے یہ سن کر اولاد کے انکار سے
سخت ممانعت فرمائی اور انتہائی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے فرمایا ہائیں
کیا وہ اولاد کا انکار کر دے گا۔

(کافی تہذیب الاحکام، من لا یحضرہ الفقیہ)

شیعہ فقہ کی کتابوں میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ
نکاح متعہ کے نتیجہ میں جو اولاد پیدا ہوگی ان کو وہی حقوق حاصل
ہوں گے جو عقد دائمی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کو ہوتے
ہیں۔ (۳۶)

بالغہ رشیدہ باکرہ لڑکی اور نکاح متعہ؟

نکاح متعہ کے مخالفین و معترضین جب قرآن و حدیث کے سامنے
لا جواب ہو جاتے تو پھر اکثر دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ وہ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ
کیا کوئی شخص یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی کسی عزیزہ سے کوئی شخص نکاح

(۳۶) قوانین الشریعہ ج ۲، ص ۱۹۷

دائمی نکاح کی طرح نکاح متعہ میں بھی عدت ضروری ہے:
علامہ سید علی نقی مرحوم لکھتے ہیں:

یہ خیال عام طور پر عوام کے دل نشین ہے کہ نکاح متعہ کے لیے
عہدہ نہیں ہوتا حالانکہ جب ہم متعہ کے احکام شرعی پر نظر ڈالتے ہیں تو
اس خیال کو حقیقت سے اتنا فاصلہ معلوم ہوتا ہے جتنا فلک نہم کو زمین
سے۔ (۳۵)

واضح رہے کہ علامہ سید علی نقیؑ نے ”متعہ اور اسلام“ ص ۵۶ تا ۶۱۔ پر بارہ عدد
فرامین آئمہ نقل کیے ہیں کہ نکاح متعہ میں عدت لازمی شرط ہے۔ چند فرامین ملاحظہ
فرمائیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

عدة المتعة خمسة واربعون يوما
نکاح متعہ کا عہدہ پینتالیس دن ہے۔

دوسری روایت اس سے ذرا مفصل ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

لا یحل ذلک یعرف حتی تنقضي عدتها
کسی دوسرے شخص کو اس کا حق نہیں کہ جب تک پہلے شوہر والا
عہدہ ختم نہ ہو جائے (اس عورت سے) نکاح کرے۔

(فروع کافی ج ۵، ص ۴۵۸)

اس کے علاوہ تہذیب الاحکام ج ۲، وسائل الشیعہ ج ۳، مستدرک الوسائل ج ۲

(۳۵) متعہ اور اسلام ص ۵۵ مطبوعہ لاہور

سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا وہ کنواری لڑکی جس کا باپ موجود ہو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس سے متعہ نہیں کیا جائے گا۔ (۳۷)

نکاح متعہ کے بارے میں ایک بہت بڑی غلط فہمی اور اس کا ازالہ: نکاح متعہ کے بارے میں یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ بازاری قسم کی عورتوں سے اور جو بے حیا اور بدکاری میں مشہور ہوں جائز نہیں دوسرا یہ کہ نکاح متعہ میں عدت لازمی شرط ہے اس سلسلے میں ایک اور انتہائی اہم بات کی طرف ہم اپنے محترم قارئین کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے کسی مرد کے ساتھ نکاح متعہ کیا اور اس کے بعد دوران عدت وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح متعہ کرتی ہے یا دائمی نکاح کرتی ہے تو وہ عورت شرعی سزا کی مستحق ہوگی اور اگر مرد کو بھی اس بات کا علم ہو کہ یہ عورت ابھی عدت گزار رہی تو پھر مرد اور عورت دونوں پر شرعی حد جاری ہوگی۔

محترم علمائے اہلسنت ایک نظر انصاف ادھر بھی:

ہم آخر میں ایک مرتبہ پھر ان علمائے اہلسنت کو دعوت انصاف دیتے ہیں جو شیعوں کو بدنام کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کرنا شاید اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں اور نکاح متعہ کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہیں کیا ایسے علماء کرام اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ ان کے اپنے ہاں اس سلسلے میں کتنی وسعت اور سہولت موجود ہے اور نکاح متعہ سے بھی آسان راستے موجود ہیں ہم یہاں پر اور ان اہلسنت کی انتہائی قابل احترام شخصیت اور دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمرؓ کے

(۳۷) ملاحظہ ہوں لا محضہ الفقیہ ج ۳ ص ۲۷ مطبوعہ کراچی

متعہ کرے ایسے لوگوں کی اکثریت چونکہ اپنی فقہ سے واقف نہیں ہوتی فقہ حنفی کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ بالغ رشیدہ باکرہ لڑکی اپنی مرضی سے جہاں چاہے اپنا نکاح خود کر سکتی ہے والدین سے اجازت لینے کی ضرورت نہ میں نکاح متعہ تو اہلسنت اور شیعوں کے درمیان اختلافی مسئلہ ہے لیکن دائمی نکاح پر اختلاف بھی نہیں پھر فقہ حنفی اجازت بھی دیتی ہے کہ ایک کنواری لڑکی اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر کوئی لڑکی اپنا نکاح والدین کو بتائے بغیر کرے تو والدین اس فعل پر نہ صرف یہ کہ اظہار ناپسندیدگی کرتے ہیں بلکہ اکثر تھانے اور عدالت تک چلے جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر تو نوبت قتل تک پہنچ جاتی ہے۔ فقہ جعفریہ میں بیوہ اور مطلقہ عورت سے نکاح متعہ جائز ہے جبکہ کنواری لڑکی سے نکاح متعہ اکثر فقہانے نہ صرف مکروہ کہا ہے بلکہ مرحوم آیت اللہ بروجردیؒ اور آقائے محسن الحکیم آقائے خوئی وغیرہ کے نزدیک کنواری لڑکی سے نکاح متعہ کرنے کے لیے احتیاط واجب ہے کہ اس کے والد سے اجازت لی جائے کیونکہ نکاح متعہ کے بعد وہ لڑکی یتیم یعنی شوہر دیدہ کے زمرے میں آ جاتی ہے جس طرح طلاق یا فہ عورت ہوتی ہے۔ جس طرح سنی والدین باوجود جائز ہونے کے یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے کہ ان کی بیٹی از خود کہیں نکاح کر لے اسی طرح کوئی شیعہ بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی بیٹی ایسا نکاح کرے جس میں کچھ عرصہ بعد وہ مطلقہ کے زمرے میں آ جائے اور اس کا اگر آئندہ عقد کیا جائے تو بتانا پڑے کہ یہ یتیم یعنی شوہر دیدہ ہے جو فقہا کنواری لڑکی کے لیے والد کی اجازت ضروری لکھتے ہیں ان کے پیش نظر غالباً مسن لا یحضرہ الفقیہ کی یہ حدیث ہے کہ

ابان نے ابی مریم سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق

کرتے ہوئے اس کا تعلق بدکاری کے اڈوں پر بیٹھنے والی عورتوں سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ہم گذشتہ صفحات میں لکھ چکے ہیں کہ نکاح متعہ کے بعد عورت کو باقاعدہ عدت گزارنا ہوتی ہے جیسا کہ اہلسنت مفسر مولانا شبیر احمد عثمانی کا بیان بھی پیچھے گزر چکا ہے۔ جبکہ بازاری عورتوں کا عدت والی پابندی سے کیا تعلق اسی وجہ سے ان سے نکاح سے بچنے کا حکم ہے جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ اب ہم اس الزام کے جواب میں اہلسنت اسکالر مولانا محمد تقی الدین امینی ناظم شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سابقہ استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ متعدد عربی و اردو کی تحقیقی کتب کے مصنف کا ایک بیان ان کی حال ہی میں شائع ہونے والی تحقیقی کتاب ”احکام الشریعہ میں حالات و زمانہ کی رعایت“ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے ”زنا کی اجرت سے حد کا سقوط“ کے زیر عنوان جو کچھ لکھا ہے اس کے اصل الفاظ ممکن ہے ہمارے محترم اہلسنت قارئین کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوں ان الفاظ کا نرم سے نرم مفہوم بھی یہ بنتا ہے کہ اگر پیسے دے کر کسی عورت سے جنسی تسکین حاصل کر لی جائے تو امام حنفیہ کے نزدیک اس پر حد نہ لگے گی۔ (۴۰) پھر یہی مولانا امینی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل سیدنا عمرؓ کا یہ فیصلہ ہے کہ

ایک عورت نے کسی مرد سے مال مانگا اور اس نے کہا کہ اگر تو مجھے اپنے اوپر قابو دے دے تو میں مال دینے کے لیے تیار ہوں اس صورت میں حضرت عمرؓ نے یہ کہہ کر حد ساقط کر دی کہ مال اس کا حق مہر ہے۔ (۴۱)

۴۱/۴۰ احکام الشریعہ میں حالات و زمانہ کی رعایت ص ۲۷ شائع کردہ الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

دور کا ایک واقعہ اور اس پر حضرت عمرؓ کا فیصلہ نقل کرتے ہیں عرب اسکالر فقہی انسائیکلو پیڈیا کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد رواں قلعہ جی لکھتے ہیں کہ

ایک عورت بھوک سے مجبور ہو کر ایک چرواہے کے پاس آئی اور اس سے کھانا مانگا اس نے اس وقت اسے کھانا دینے سے انکار کیا کہ جب تک وہ اپنے آپ کو اس کے حوالے نہ کر دے اس عورت نے بتایا کہ اس مرد نے مجھے تین لپ بھجوریں دیں اور اس نے بتایا کہ میں بھوک سے بالکل مجبور تھی اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا مہر۔ مہر۔ مہر لپ بھجور اور اس پر سے حد ساقط کر دی۔ (۳۸)

ممکن ہے کوئی شخص اسے اضطرابی واقعہ قرار دینے کی کوشش کرے تو اس سوال

کا جواب بھی مذکورہ پروفیسر ڈاکٹر محمد رواں نے دے دیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس چرواہے والے واقعہ میں بھی حد بر بنائے اضطراب ساقط نہیں کی اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے بھجوریں دیئے جانے کو مہر قرار دیا اور اس کو شبہ عقد تصور کر کے اسے اضطراب پر فوقیت دی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس واقعہ میں حضرت عمرؓ کے مد نظر کوئی اور ایسا پہلو ہو جس کی بنا پر آپ نے اسے اضطراب نہ قرار دیا ہو۔ (۳۹)

بدنام محلوں میں بیٹھنے والی عورتوں کی حوصلہ افزائی کا شرمناک الزام:

اپنی کتب احادیث و فقہ سے بے خبر بعض اہل قلم نکاح متعہ کی من مانی شریعت

۳۸ فقہ حضرت عمرؓ ص ۲۵۲ ترجمہ ساجد الرحمن صدیقی ایڈیشن سوم ۲۰۰۲ء شائع کردہ۔

۳۹ فقہ حضرت عمرؓ ص ۲۵۲ از ڈاکٹر محمد رواں پروفیسر پیٹرولیم یونیورسٹی ظہران

سعودی عرب

ان ہر دو بزرگوں کے یعنی امام ابو حنیفہؒ اور حضرت عمرؓ کے فیصلوں کی بابت مولا محمد تقی الدین اپنے تبصرہ میں لکھتے ہیں کہ

مذکورہ تصریح کے مطابق طائفوں اور ان سے متعلق عادی مجرموں پر حد زنا واجب نہ ہوگی۔ (۴۲)

واضح رہے کہ مذکورہ بالا دونوں کتب اردو زبان میں مارکیٹ میں عام دستیاب ہیں تحقیق کے خواہشمند خود مطالعہ کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود جو حضرات مطمئن نہ ہوں وہ مذکورہ بالا پروفیسر ڈاکٹر محمد رواں کے فقہی انسائیکلو پیڈیا کی جلد نمبر ۸ جو کہ فقہ امام حسن بصریؒ کے نام سے اردو ترجمہ ہو چکی ہے اس کے ص ۴۳۸ کا مطالعہ فرمائیں کہ عورت اگر فطری خواہش کے ہاتھوں مجبور ہو تو امام حسن بصریؒ اسے کس چیز کی اجازت دینے کے قائل ہیں۔ اسے ہم نے اس لیے نقل نہیں کیا کہ وہ عبارت پڑھ کر ایک طبقہ خوش ہوگا تو بہت سارے برادران کے دل کو ٹھیس لگے گی جو ہمارا مقصد ہی نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ وہ عبارت پڑھتے ہوئے زبان رک جاتی ہے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور سر جھک جاتا ہے اسی لیے ہم وہ شرمناک عبارت نقل کرنے سے معذور ہیں۔

محترم قارئین کو دعوت فکر:

نکاح متعہ کی بحث کو ختم کرتے ہوئے ہم اپنے محترم قارئین کو خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ دعوت فکر دیتے ہیں کہ شیعوں کی کسی کے ساتھ ضد

(۴۲) احکام الشریعہ میں حالات و زمانہ کی رعایت ص ۷۲ شائع کردہ الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

نہیں ہے بلکہ ہم تو فقط وہی کچھ کہتے ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہے نکاح متعہ کے لیے عورت کی وہی شرائط ہیں جو دائمی نکاح کے لیے ہیں اس میں باقاعدہ حق مہر ہے عدت یہ اور اسے پیدا ہونے والی اولاد اپنے باپ کی وارث ہوتی ہے اگر کوئی شخص پاک دامن رہ سکتا ہے تو ٹھیک بصورت دیگر یہ وقتی نکاح زمانہ رسالت میں بھی ہوتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی ہوتا رہا اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی کچھ عرصہ تک مباح رہا پھر انہوں نے اچانک اس پر پابندی لگا دی اس پابندی کو تسلیم نہ کرنے والے فقط شیعہ ہی نہیں بلکہ کئی صحابہ کرامؓ بھی ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا نام زیادہ نمایاں ہے جن کا یہ بیان کتب احادیث و فقہ میں موجود ہے کہ اللہ عمرؓ پر رحم کرے متعہ تو اللہ کی طرف سے رخصت کی ایک صورت تھی جس کے ذریعے اللہ نے امت محمدیہؐ پر رحم فرمایا تھا اگر عمرؓ اسے ممنوع قرار نہ دیتے تو کوئی بد بخت ہی زنا کاری کا مرتکب ہوتا۔ (۴۳)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و سنت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

(۴۳) ملاحظہ ہو فقہی انسائیکلو پیڈیا جلد نمبر ۷ یعنی فقہ عبداللہ ابن عباسؓ ص ۶۳ ترجمہ مولانا عبدالقیوم صاحب شائع کردہ ادارہ معارف اسلامی لاہور